جلد ۳ | ۳۱ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۳۱ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۲۳

اخبار احمدیہ

— نخلہ آباد اسٹیٹ مورخہ ۳۰ مئی ۴۹ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت سیدہ بشریٰ بیگم حرم رابع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

— خاندان نبوت کے باقی افراد بخیریت ہیں۔

میں مصر و برطانیہ کے سمجھوتے پر نظر ثانی کرنے نہیں آیا

چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہر لحاظ سے مجاہد ہیں

قاہرہ ۳۰ مئی۔ مصر کے وزیر خارجہ احمد خوشابہ پاشا نے اخبار ڈان کے نمائندہ سے ایک انٹرویو میں فرمایا۔ کہ پاکستان ان ممالک کو آزاد کرانے کی لگاتار اور کامیاب جو اپنی آزادی کے لئے کشمکش کر رہے ہیں۔ ہر جانب سے تحسین و آفرین حاصل کر چکا ہے۔

آپ نے کہا کہ ہم پاکستان اور خاص کر پاکستان کے وزیر خارجہ کے بے حد ممنون ہیں۔ اس لئے کہ وہ ہمیشہ ان اقوام کے لئے لڑتے رہے ہیں۔ جو اپنی آزادی کے لئے مضطرب ہیں۔ تمام اسلامی ممالک خاص کر مصر نے ہمیشہ پاکستان کو ایک حوصلہ افزا ساتھی پایا ہے۔ پاکستان اور مصر کندھے سے کندھا جوڑ کر اپنے مقصد کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔ آپ نے پاکستان کی بے حد تعریف کی اور کہا کہ اس کی سیاست بڑے فہمیدہ اور سنجیدہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ خوشابہ پاشا کا چہرہ جوش سے تمتما اٹھا۔ جب آپ نے قائد اعظم محمد علی جناح، مسٹر لیاقت علی خان اور چوہدری ظفر اللہ خان کا ذکر کیا۔

آپ نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان ہر لحاظ سے مجاہد ہیں۔ آپ نے اسلامی ممالک کے اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی ممالک میں اتحاد کا رشتہ اسلام کے اصولوں پر چلنے ہی سے قائم ہو سکتا ہے۔ ہمیں صنعت اور زراعت کو ترقی دینے کے لئے جاپان سے بھی مل سکیں۔ ماہرین فن بلا لینے چاہئیں۔

آپ آج پیرس جا رہے ہیں۔ مصر واپس پہنچنے سے پہلے آپ برطانیہ کے وزیر خارجہ سے بھی ملیں گے۔ آپ نے کہا یہ بات مشکل خیز ہے۔ کہ میں لندن اور پیرس اس لئے آیا ہوں۔ کہ مصر و برطانیہ کے سمجھوتے ۱۹۳۶ء پر نظر ثانی کی جائے۔ آپ نے کہا یہ غلط اور محض لغو افواہ ہے۔ لیبیا کے معاملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ لیبیا کے دس سال بعد آزاد ہونے اور برطانیہ کے سرپرست بننے کی تجویز مستحسن ہے۔ اور موجودہ حالات میں اس کا یہی بہترین حل تھا۔

لوہے کی چھوٹی اشیا بنا کر بھیجنے والے ادارے

لاہور ۳۰ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ لوہے کی چھوٹی چھوٹی اشیا تیار کرنے والے اور کنٹرول شدہ اشیاء کے علاوہ لوہے کا دیگر سامان بھیجنے والے جو ادارے سامان تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب میں چھوڑ آئے ہیں اب فی الفور اپنے ہاں کی سٹیل و لائسنسنگ آفیسر مغربی پنجاب کو تفصیلات کے ساتھ پیش کریں۔ تاکہ اس سلسلے میں ضروری کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ یہ دعاوی ۵ جون تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اور ان کے ساتھ معتبر ثبوت بھی ضرور ہونا چاہیئے۔

عراق اور پاکستان میں معاہدہ

بغداد ۳۰ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل قریب ہی میں پاکستان اور عراق کے درمیان خیر سگالی اور محبت کا کوئی معاہدہ ہو جائے گا۔ وزیر اعظم پاکستان اپنے حالیہ دورے میں جب عراق تشریف لائے تو انہوں نے عراقی وزیر اعظم اور دوسرے عراقی اکابر سے مل کر اس معاہدے کی شرائط طے کی تھیں معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق کا شعبہ امور خارجہ اس کا مسودہ تیار کر رہا ہے۔ یہ معاہدہ عرب لیگ کے قواعد کے مطابق ہی ہوگا۔ کراچی میں جو بیرونی ممالک کی کانفرنس بلائی جا رہی ہے۔ اس میں تمام اسلامی ممالک کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ عراق نے بھی اس میں شمولیت کا وعدہ کیا ہے۔

کراچی ۳۰ مئی۔ ریاست قلات کے فرمانروا نے پاکستان کی ہوائی فوج کو ایک شکاری ہوائی جہاز بطور تحفہ دیا ہے۔

باری خلیق الزمان ملاقات

کراچی ۳۰ مئی۔ آج مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر مولوی عبد الباری نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان سے تین گھنٹے تک ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مجلس عاملہ پنجاب کا وہ ریزولیوشن زیر بحث رہا۔ جس میں گورنر مغربی پنجاب کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

پاکستان آج آخری شرائط صلح کشمیر کا جواب دیگا

کراچی ۳۰ مئی۔ کشمیر کے متعلق اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن نے جو آخری شرائط صلح پیش کی تھیں۔ حکومت پاکستان آج اس بارے میں اپنا جواب کشمیر کمیشن کے ان ارکان کو دے گی۔ جو کراچی میں شرائط صلح کی توضیح حاصل کرنے کے لئے مقیم ہیں۔ آج پاکستان کابینہ کی کشمیر کمیٹی کا ایک غیر معمولی اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا۔ امید ہے دونوں رکن کمیشن کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز سرینگر کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اور پھر بعد کو دونوں حکومتوں کے جوابات پر غور و خوض ہوگا۔

آزاد کشمیر حکومت کو تسلیم کیا جائے

کراچی ۳۰ مئی۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم نے آج ایک بیان میں حکومت پاکستان پر زور دیا ہے۔ کہ وہ حکومت آزاد کشمیر کو عملاً تسلیم کرے اور پاکستان دستور ساز اسمبلی میں کشمیر حکومت کے کم از کم چار نمائندے لئے جائیں۔

چینی حکومت مستعفی ہو گئی!

کانٹن ۳۰ مئی۔ چین کی سب سے زبردست برسراقتدار پارٹی جو دو ماہ سے کام کر رہی تھی۔ اس نے آج استعفےٰ دیدیا ہے۔ حکومت کے نائب صدر نے ارکان کابینہ کے استعفےٰ قبول کرنے کے بعد مالی کورٹ کے ایک صدر کو نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی ہے۔ کمیونسٹوں نے شنگھائی کا نظم و نسق سنبھالتے ہی امور خارجہ کا شعبہ مقرر کر دیا ہے۔ لیکن تاحال دوسرے ملکوں سے سفارتی تعلقات قائم نہیں کئے۔ شنگھائی میں حالات اپنے معمول پر آ رہے ہیں۔ روسی قونصل آج یورپ کو واپس آتے ہوئے ہانگ کانگ پہنچے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ سوویٹ یونین چینی حکومت کو بہت جلد تسلیم کر لے گی۔

یہ صحیح نہیں

لاہور ۳۰ مئی۔ مغربی پنجاب کے محکمہ صحت کے ڈائرکٹر نے اس بات کی تردید کی ہے کہ تقسیم کے بعد صوبے میں بچوں کی اموات کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا ۱۹۴۷ء میں یہ تعداد ۴۳ ہزار تھی۔ حسابات نے اس کو ۳۵ ہزار دکھایا ہے۔ ۱۹۴۶ء تک متحدہ پنجاب میں گزشتہ گیارہ سال کے دوران میں شرح ۷۲ فی ہزار رہی ہے۔

وزیر خزانہ لندن پہنچ گئے

لندن ۳۰ مئی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل مسٹر غلام محمد سٹرلنگ بیلنس کے سلسلے میں برطانوی وزیر خزانہ سے بات چیت کرنے کے لئے آج لندن پہنچ گئے۔ امید ہے آپ آج ہی کسی وقت مسٹر کرپس سے ملیں گے۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا میرا یہاں کا قیام مسٹر کرپس سے بات چیت پر منحصر ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ گفتگو کم از کم دو ہفتے لے گی۔ اس بات چیت میں ۱۹۴۸ء والے معاہدے کی توسیع کا معاملہ بھی زیر بحث آئے گا۔

قائد اعظم کو خراج عقیدت!

کراچی ۳۰ مئی۔ آج پاکستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر نے حضرت قائد اعظم کے مزار کی زیارت کی اور اس پر عقیدت کے پھول چڑھائے آپ نے کہا عمل پیہم کی زندہ مثال اور عظیم شخصیت کے مزار پر یہ عقیدت کے پھول پاکستان کے بانی کی خدمت میں آسٹریلوی عوام کا ہدیہ ہے۔ آج آپ نے خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح سے بھی ملاقات کی اور ان کی خدمت میں آسٹریلوی عوام کی طرف سے عقیدت کے پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔

عزام پاشا مستعفی ہو جائیں

قاہرہ ۳۰ مئی۔ مصر کے ایک روزنامے "المصری" کے مطابق مستقبل قریب میں جب عراق، مصر اور لبنان کے وزرائے اعظم ملاقات کریں گے تو اس ملاقات میں عراقی وزیر اعظم اس بات پر زور دیں گے کہ عزام پاشا کو عرب لیگ کی جنرل سیکرٹری شپ سے برطرف کر دیا جائے۔ کیونکہ اسی صورت میں عراق عرب لیگ کا ممبر رہ سکے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے سیٹھ پرنٹنگ پریس رتن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر روزنامہ الفضل لاہور سے شائع کیا۔

تحریک جدید کے پندرھویں سال کا دس ہزار روپیہ

۱۰۰۰۰

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے ہر ایک سپاہی کو معلوم ہو جائے کہ تحریک جدید کے سال رواں کی پہلی ششماہی ۳۱ مئی کو ختم ہوتی ہے۔ اسی روز یعنی ۳۱ مئی تک تحریک جدید کا چندہ صد فیصدی ادا کرنے والے سابقون الاولون کا حق لینے کی جدوجہد کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اگر آپ نے اپنا وعدہ ابھی تک صد فیصدی پورا نہیں کیا تو اب خاص توجہ فرما کر وعدہ پورا کر دیں۔

احباب کرام کی اطلاع اور تعمیل کے لئے یہ اعلان کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال کا دس ہزار روپیہ کا وعدہ تحریک جدید کو عطا فرما چکے ہیں۔ اس لئے آپ کو بھی حضور کی اقتدا میں اپنے وعدہ کی رقم کوشش کر کے ادا کرنی چاہیئے۔ جو احباب اپنے وعدہ کی رقم "مرکز ربوہ" میں جون کے پہلے ہفتہ میں داخل کر دیں گے وہ بھی ۳۱ مئی کی فہرست میں شامل سمجھے جائیں گے اور دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

فرمایا (۱) "تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں"

(۲) "کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اسے تکلیف بھی نہ پہنچے اور وہ خدا کا مقرب ہو جائے یہ ناممکن ہے۔ قربانی کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ناممکن ہے"

(۳) "یاد رکھو قربانی خواہ کیسی ہی ہو جب تک انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد نہ کر دے اور اس کی قربانی میں خلوص نہ پایا جائے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس نہ صرف قربانیوں کی ضرورت ہے بلکہ اس اخلاص کی ضرورت ہے جو قربانیوں کو نتیجہ خیز بناتا ہے"

پس احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اسوہ حسنہ کو مدنظر رکھ کر اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ جو جون تک ادا کرنے والے ۳۱ مئی کی فہرست میں شامل سمجھے جائیں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اقبال احمد صاحب ریسرچ سکالر بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۰ مئی۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اقبال احمد صاحب (واقف زندگی) ریسرچ سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ!

درخواستہائے دعاء

میری والدہ صاحبہ کے متعلق تار آیا ہے کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ میں بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہوں اور ریاست بہاولپور میں اپنے گھر جلد نہیں پہنچ سکتا۔ احباب جماعت، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ خاکسار جلد فارغ ہو کر اپنی والدہ کی عیادت کے لئے گھر پہنچ جائے۔

محمد خان سٹوڈنٹ بی۔ اے تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۲) جناب حافظ عبد اللطیف صاحب (ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ) کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ - عبد الرحیم

برطانیہ غیر ملکی جاسوسوں کو نکال دے گا

لنڈن ۳۰ مئی۔ توقع ہے کہ یہاں سفارت خانوں اور ایجنسیوں میں کچھ معمولی عہدے داروں سے کہا جانے والا ہے کہ انگلینڈ میں ان کی موجودگی زیادہ عرصہ تک پسند نہیں کی جا سکتی۔ سنڈے ایکسپریس نے یہ اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ چند آدمی جاسوسی کا کام دے رہے ہیں۔ اور ایک سال سے زیادہ عرصہ سے ان کی جاسوسی کی تحقیقات جاری ہے۔ (اسٹار)

درخواست دعاء

سلسلے کے مخلص خادم مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات گذشتہ ڈیڑھ ماہ کو صاحب فراش ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اب رو بصحت ہے۔ لیکن رفتار صحت نہایت سست ہے گذشتہ دنوں نمونیہ مرض کا شدید حملہ ہو چکا ہے۔ ابھی تک بستر سے اٹھنے کی اجازت نہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے مخلصانہ التجا ہے کہ وہ مکرم کو اپنی خاص مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ثاقب زیروی)

خیر الامور

مسلمانوں کے لئے راہ عمل

از خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی

گزشتہ عبرت انگیز اور روح فرسا انقلاب جو ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے باعث رونما ہوا۔ ایسا انقلاب نہیں کہ جسے نسل انسانی جلد بھول جائے۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں ہزاروں ہزار انسان بغیر کسی جرم کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور متمدن کہلانے والے انسانوں نے اپنی درندگی اور وحشت کا وہ نمونہ دکھایا کہ جسے دیکھ کر زمین و آسمان بھی کانپ اٹھے۔ اور جس کی نظیر تاریخ انسانی کے اوراق پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ ابنائے آدم نے مذہب کی قیود سے آزاد ہو کر سرکشی اور بغاوت کی راہ اختیار کر لی۔ اگر وہ مذہب کی زریں ہدایات پر کاربند ہوتے۔ تو انہیں یہ ایام بد دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔ اور ان کے مجسموں پر یہ خونی ڈرامے نہ کھیلے جاتے۔

اب جبکہ انسان کو اپنے کئے کے نتیجہ میں یہ خطرناک حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ اسے چاہیئے کہ ان سے عبرت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ پر صدق دل سے ایمان لائے۔ تا جن مصیبتوں اور دکھوں میں سے یہ آجکل گزر رہا ہے۔ ان سے بکلی نجات پا سکے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ واللہ بکل شیءٍ علیم (سورۃ التغابن ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی رنج و غم نہیں پہنچتا۔ اور جو انسان مصیبت کے اوقات میں خدا تعالیٰ پر یقین رکھے گا۔ تو مصیبت میں وہ اسکے دل کو تسکین دینے کا سامان رکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

(۲)

اسلام تجارتی نقطہ نگاہ سے کسی انسان کو دیگر انسانوں پر فوقیت لے جانے سے نہیں روکتا۔ البتہ وہ اس امر کے خلاف ہے۔ کہ کسی انسان کے مال کو بلا وجہ نقصان پہنچایا جائے۔ اور تقویٰ اللہ کو چھوڑ کر باطل ذرائع اختیار کر کے اپنی تجارت کو فروغ دیا جائے۔ لیکن واقعات کی دنیا میں دیکھا یہ جا رہا ہے۔ کہ اندھا دھند انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انسان اپنے کاروبار کو ترقی دے رہے ہیں۔ اور اس بات کا ذرا بھر بھی احساس نہیں۔ کہ کسی غریب کے حقوق تلف ہو رہے ہیں۔ غیر قومیں تو ایک طرف رہیں۔ خود مسلمان کہلانے والے جو عدل و انصاف کے باعث سابقہ زمانہ میں نیک شہرت رکھتے تھے۔ جن کی تجارتیں محض تقویٰ کی بناء پر ترقی پذیر تھیں۔ ان دنوں داؤ پیچ سے ایک دوسرے کو زیر کرنے میں کوشاں نظر آ رہے ہیں۔

یہ اس وجہ سے ہو رہا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے روحانی اسلاف کے طریق عمل کو ترک کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی تجارتوں میں برکت نہیں رہی۔ اور آئے دن وہ ناکامی کا مونہہ دیکھ رہے ہیں۔

آج بھی اگر مسلمان کہلانے والے ان صحیح ذرائع کو اختیار کریں۔ جنہیں آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل کے حقیقی مسلمانوں نے تجارت کے میدان میں اختیار کیا تھا۔ تو ان کی ناکامی کامیابی کی صورت میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اس راہ عمل کو ترک کر کے اس بات کے خواہشمند ہوں۔ کہ ان کی تجارتیں اور دیگر کاروبار اسی معیار پر پورے اتریں۔ جس پر عہد ماضی کے مسلمانوں کے اترے تھے۔ تو یہ امر محال ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون (سورہ نحل رکوع ۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو جو پاکیزہ اور حلال روزی دی ہے اسے کھاؤ۔ اور اس کی نعمت کا شکر کرو۔ اگر تم فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو۔

اعلان برائے لجنات بیرون

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال تعلیم القرآن کلاس ماہ رمضان میں ربوہ میں لگے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ کہ وہ اپنی لجنات کی طرف سے کتنی ممبرات اس کلاس میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں گی۔ جو بہنیں اس کلاس میں پڑھنے کے لئے آئیں۔ انہیں سادہ قرآن مجید اور اردو لکھنا پڑھنا بخوبی آتا ہو۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

روزنامہ
الفضل
مورخہ ۱۲؍ مئی ۱۹۵۱ء

مسلم لیگ

پاکستان میں ابھی تک کوئی ایسی پارٹی معرض وجود میں نہیں آئی۔ جو بہر وجوہ مسلم لیگ کی جگہ لے سکے۔ یا کسی قدر اثر کے ساتھ مسلم لیگ کے مقابلہ پر کھڑی ہو سکے۔ لیکن یہ افسوسناک ہے۔ کہ خود مسلم لیگیوں میں ذاتی تنازعات کی وجہ سے کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔ وہ مسلم لیگ کے دل سے حامی ہیں۔ لیکن اس کے لیڈروں کی بعض حرکات کی وجہ سے اس سے بدظن بھی ہیں۔ پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمن اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیرونی دشمن اتنا خطرناک نہیں ہوتا۔ جتنے اندرونی دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیرونی دشمن جنگ کے علاوہ کسی ملک کو اگر نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تو وہ اندرونی دشمنوں سے مل کر ہی پہنچا سکتا ہے۔

مسلم لیگ کی اندرونی خلفشار کی وجہ سے پاکستان میں رہنے والے اندرونی دشمن ہوشیار ہو چکے ہیں۔ اور وہ طرح طرح کے بہانے بنا کر مسلم لیگ کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان دشمنوں میں سے سارے ایسے نہیں ہیں۔ جو سرے سے پاکستان کے دشمن ہوں۔ لیکن ایسے دشمن ہیں جو ضرور پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔ ان دونوں دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلم لیگ کو مضبوط بنایا جائے۔ اس وقت پاکستان کے بہی خواہ بھی یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ اتنی مضبوط اور طاقتور نہیں رہی۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر سکے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ کہ خود لیگ کے اندر ذاتیات کی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اگر مسلم لیگ چاہتی ہے۔ کہ وہ واقعی ایک مضبوط ادارہ بنی رہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ جتنی جلد ہو سکے۔ اس اندرونی کشمکش کو ختم کر دے۔ اور اعتماد کا وہ مقام از سر نو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جو تقسیم سے پہلے اس کو حاصل تھا۔

اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے رہنما بے غرضی اور نیک نیتی سے صرف قومی خدمت کو اپنا مطمح نظر بنائیں۔ اور ذاتی انتفاع وغیرہ پست اخیال سے تائب ہو جائیں۔ قومی کام کے لئے نیک نیتی کی اسی طرح ضرورت ہے۔ جس طرح کسی دوسرے نام کام کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ نہ صرف مقامی لیڈروں میں ہی یہ خامیاں ہیں۔ بلکہ بڑے بڑے لیڈروں نے بھی اپنی حرکات کی وجہ سے نہ صرف اپنے آپ کو بدنام کر لیا ہے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کو بدنام کر دیا ہے۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ بے غرض لوگ آگے آئیں۔ اور اس بات کی کچھ پروا نہ کریں۔ کہ دنیا کیا کہتی ہے۔ بلکہ نہایت نیک نیتی کے ساتھ قوم کا کام کریں۔ اور اس کو اس مشکل مرحلہ سے نکال لے جائیں۔

افسوس یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں ابھی صحیح قومی خدمت کا جذبہ اس حد تک بیدار نہیں ہوا۔ جس قدر ایک آزاد ملک کو اس کی ضرورت ہے۔ ہم ہنگامی طور پر تو شاید قومی بن جاتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ ہم میں بہت کم ہیں۔ جو اپنی زندگیاں قوم کے لئے وقف کر دیں۔ اور قوم کے عوام میں ایک ایسی سیاسی بیداری پیدا کر دیں۔ کہ ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا پاکستانی بھی اپنے آپ کو ملک و قوم کا امانتدار خیال کرے۔ زندہ قومیں ایسے ہی افراد پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جن کا حب قومی کا جذبہ بیدار ہو چکا ہوا ہوتا ہے۔ اور جو ہر وقت اپنے ذاتی مفاد کو قوم کے مفاد پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

جہاں تک ہم نے مطالعہ کیا ہے۔ ہمارے ملک میں ابھی یہ بیداری اس حد تک پیدا نہیں ہوئی۔ کہ جس پر اعتماد کیا جا سکے۔ اور جس کو ملک و قوم کی حفاظت کا ضامن ٹھہرایا جا سکے۔ اس کام میں ابھی بڑی گنجائش ہے۔ اور مسلم لیگ کا فرض ہے۔ کہ بجائے ذاتیات میں ہمیشہ الجھے رہنے کے اس میدان میں کام کرنے کے لئے باہر نکلے۔ اور اس گندی ذاتیات کی سیاست سے اپنے آپ کو آلودہ نہ ہونے دے۔ جو خود اس کی کمزوری کا باعث بن رہی ہے۔ اور اپنے اور ملک و قوم کے دشمنوں کو اپنے پر حملہ آور ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔

اس ضمن میں یہ امر قابل توجہ ہے۔ کہ بعض لوگ جو دراصل مسلم لیگ کے جگری دشمن ہیں۔ موقع کو غنیمت سمجھ کر ایسے معاملات کو اچھال رہے ہیں۔ جو لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کریں۔ ان کی غرض یہ ہے۔ کہ چند غیر ضروری باتوں میں اس کو الجھا کر حقیقی منزل سے اسے غافل کر دیا جائے اور اس طرح اس کی جمعیت کو توڑ کر اس کو اتنا کمزور کر دیا جائے۔ کہ وہ کبھی اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو سکے۔ ایسے عناصر کے ہتھکنڈوں سے بچنا نہایت ہوشیاری اور بیداری کا کام ہے۔ بہت سے بڑے لوگ لیگ کے محض اس لئے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ کہ وہ موجودہ لیڈری سے بدظن ہیں۔ ان میں سے بعض حق پر ہیں۔ اور بعض ذاتی وجوہات سے دشمن ہیں۔ دونوں میں تمیز کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہمارا موقف

معاصر "تسنیم" نے ۲۵ ؍مئی کے اجلاس متعلقہ شاورتی کمیٹی کی رپورٹ غلط شائع کی تھی۔ ہم نے اس کے متعلق مدیر محترم سے چند سوالات عرض کئے تھے۔ کیونکہ ہم اس اجلاس میں خود شامل تھے۔ اب آپ نے رپورٹ کا غلط ہونا تو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر "دروغ برگردن راوی" کی پناہ لینے کے لئے فرما دیا ہے۔ کہ "رپورٹ خود مدیر "تسنیم" کی مرتب کردہ نہیں"۔ شاید یہ کوئی خاص خفیہ اسلامی طریق ہو۔ کہ اجلاس میں تو حاضر ہوں خود مدیر تسنیم اور رپورٹ مرتب کریں کوئی دوسرے صاحب۔ اس لئے ہمیں اس سے لاعلمی ہے۔ اور ہم اپنی لاعلمی کا فائدہ مدیر محترم کی نذر کرتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو یہ طریق کہ حاضر کوئی ہو۔ اور رپورٹ کوئی لکھے۔ محض بندر کی بلا طویلہ کے سر ڈالنے کی غرض سے کی جاتی ہے۔ اور اکثر اسے وہی لوگ اختیار کرتے ہیں۔ جو لادینی سیاست کی دلدل میں خوب اچھی طرح پھنس چکے ہوں۔

ہمارے سوالات سیدھے سادے تھے۔ لیکن مدیر "تسنیم" "یا تکلف برطرف" نگار صاحب نے (اب احتیاط لازم ہو گئی ہے) جوابات میں گالیاں طنز وغیرہ سمو کر ہمارے سوالات کو بھی بے حد رنگین اور نہایت دلآویز بنا دیا ہے۔ سچ ہے ؎

جہاں عطر کھنچتا ہو جاؤ وہاں گر
تو ہو جائے گی تم میں خوشبو سراسر

الغرض جواب نگار صاحب نے ہمارے سوالات کے جواب اس شان سے دیئے ہیں۔ کہ پہلے دیباچہ کے طور پر مغربی پاکستان کے کہستانی کے اضحوکات درج فرمائے ہیں۔ اور پھر اس کی بناء پر ہم پر سوالات کی بوچھاڑ کی ہے۔ اور اپنے علمیت اور فاضلیت کے اظہار میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ شاید حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کا قول ہے۔ کہ "جب کسی شخص کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے وبال جان ہو جاتا ہے"۔ اگر معاصر "تسنیم" معاصر "مغربی پاکستان" کی طرح بوستش ظرافت پر اپنی علمیت کا پھندنا نہ لگاتا۔ تو مندرجہ بالا قول ضرور غلط ثابت ہو جاتا۔ یا کم سے کم اس زمانے میں اس کی تصدیق محال ہو جاتی۔

ہم ان باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے جو صرف "اسلامی جماعت" کے نمائندوں ہی کے شایان شان ہیں۔ صرف ان غلطیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو عمداً یا سہواً آپ کے اس تازہ رشحہ قلم میں بھی ہو گئی ہیں۔ اور جس سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کا علم آپ کی عقل سے قدرے زیادہ ہو گیا ہوا ہے۔

آپ نے اپنی پہلی رپورٹ میں محضر نامہ کی بجائے آغا مرتضےٰ محمد خاں صاحب کی قرارداد پر ہمارا دستخط کرنا لکھا تھا۔ اب جبکہ آپ نے یہ غلطی تسلیم کر لی تھی۔ تو آپ کو دونوں کے فرق سے جو مختلف صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی محسوس ہو جانی چاہیئے تھیں۔ ہم تو اب بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ مشاورتی کمیٹی کی تشکیل انتخاب سے ہونی چاہیئے۔ یہ ایک جائز مطالبہ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اجلاس کے ان صلح کن حالات میں جو پیدا ہو گئے تھے۔ آغا مرتضےٰ احمد خان صاحب کی قرارداد جائز تھی۔ کیونکہ جب سید حبیب صاحب کی یہ قرارداد کہ صوبائی مشاورتی کمیٹی ہر حال صوبے ہی کے اخبارات منتخب کریں۔ اور اس کا مرکزی کانفرنس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ باتفاق رائے نیل کر دی گئی۔ یہاں تک کہ بیچارے سید صاحب کی تائید بھی کسی نے نہ کی۔ تو اب یہ کہنا کہ تمام حاضرین نے اس امر پر اتفاق نہیں کیا تھا۔ کہ جب تک ایڈیٹرز کانفرنس کا دستوری آئین نہ بدلا جائے۔ اس وقت تک انتخاب کا طریق اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ کہاں تک درست ہے؟ جب یہ مان لیا گیا۔ کہ صوبائی مشاورتی کمیٹی صرف ایڈیٹرز کانفرنس کے موجودہ آئین کے مطابق ہی بنائی جا سکتی ہے۔ تو کیا اس سے یہ نہیں نکلتا۔ کہ انتخابی طریق اختیار کرنے کے لئے کانفرنس کے دستور میں تبدیلی ضروری ہے۔ یہاں اگر علم کے برابر عقل بھی استعمال کی جائے۔ تو بات کا سمجھ میں آ جانا نہایت آسان ہے۔ پھر کنوینر صاحب کا قرارداد کی اجازت دینے سے یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ خلاف آئین نہیں تھی۔ اور تبدیلی آئین سے طریق انتخاب کے مشروط ہونے پر حاضرین نے اتفاق نہیں کیا تھا۔ جو بحث مباحثہ ہو رہا تھا۔ ہم نے اس قرارداد کے خلاف یا حق میں قطعاً کوئی بات نہیں کہی تھی۔ ہم تو صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ اتفاق رائے سے موجودہ ایڈوائزری کمیٹی میں کوئی تبدیلی ہو جائے۔ خواہ طریقہ کوئی اختیار کیا جائے۔ اگر یہ بات صحیح صفائی اور اتفاق سے طے پا جاتی۔ کہ انتخاب ہی سے مشاورتی کمیٹی کے ارکان اس وقت تک کے لئے بھی چن لئے جائیں۔ جب تک ایڈیٹرز کانفرنس کے دستور میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ تو گو یہ خلاف آئین ہوتا۔ لیکن چونکہ اتفاق رائے سے ایسا ہوتا۔ اس میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن جب قرارداد کے پیش ہونے پر معلوم ہوا۔ کہ بعض لوگ صرف نفاق پیدا کرنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور ان کا مطلب مصالحت سے فیصلہ کرنا نہیں۔ بلکہ پارٹی بازی سے اخبار نویسوں کو پھاڑنا ہے۔ تو ہم نے کنارہ کشی کو ہی مناسب خیال کیا۔

ہم فطرتاً پارٹی بازی کے خلاف ہیں۔ اور اس کو اسلام کے اصولوں کے خلاف سمجھتے ہیں۔ تسنیم کے مدیر محترم شاید جی کے نزدیک پارٹی بازی اسلام میں جائز ہے۔ اگر اس وجہ سے ہار گئے ہیں کہ ہم نے ایسے غیر اسلامی ماحول میں جو ان کی پارٹی بازی نے اس قرارداد کے پیش ہونے پر پیدا کر دیا تھا۔ غیر جانبداری اختیار کر لی تھی۔ تو ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہم اس کی تلافی نہیں کر سکتے۔

ہمیں معلوم ہے۔ کہ اس وقت لاہور کے اخبار نویسوں میں بعض معاملات کے متعلق پارٹی بازی چل رہی ہے۔ ہم نہ کبھی پہلے کسی پارٹی میں تھے۔ نہ اب ہیں۔ اور نہ انشاء اللہ

نائیجیریا کی احمدیہ مسجد کے مقدمہ میں کامیابی

اِنّی مُھِینٌ مَن اَرادَ اِھانتک کا ایمان افروز نظارہ

(از مکرم مولوی نور احمد صاحب منیر بی۔ اے مبلغ انچارج نائیجیریا)

کچھ عرصہ سے سلسلہ کے اخبارات الفضل اور سن رائز میں مخدومی المکرم جناب وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے اعلان کیا جاتا تھا کہ نائیجیریا میں مخالفین نے سلسلہ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ ماتحت عدالت میں ان کے خلاف فیصلہ ہونے پر انہوں نے عدالت عالیہ میں اپیل کی تھی اور اب اس اپیل کے سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی جاتی تھی۔

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے شکر سے معمور ہو جائیں گے کہ مخالفین کی اپیل خارج ہو گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں نمایاں کامیابی عطا کی ہے

مقدمہ کی حقیقت

اس مقدمہ کی مختصر کہانی یقیناً دوستوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گی چنانچہ اس سلسلہ میں ضروری ضروری باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

یہاں کی جماعت کی مجلس عاملہ کے خود سرانہ رویہ اور اعتقادات میں ڈھل مل یقینی اور انحراف کے باعث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں کی جماعت سے جس کا نام ”احمدیہ موومنٹ ان اسلام نائیجیریا برانچ“ تھا ۱۹۳۹ء کے دسمبر میں قطع تعلق کر لیا تھا۔ لیکن اس اعلان کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ جو لوگ حضور کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیں وہ دوبارہ بیعت کر کے جماعت کی نئی قائم کی جانے والی شاخ ”نائیجیریا برانچ آف دی صدر انجمن احمدیہ قادیان“ کی رکنیت حاصل کریں۔ چنانچہ جہاں دیگر مقامات کی جماعتوں یا بعض جماعتوں کے بعض افراد نے دوبارہ بیعت کی وہاں اس جماعت نے بھی دوبارہ بیعت کر کے انجمن کی رکنیت اختیار کر لی۔ اور حضور کے ساتھ تعلق قائم رکھا۔

کچھ عرصہ کے بعد پرانی مجلس عاملہ کے ممبر جو خصوصیت سے اپنے آپ کو اعلان مقاطعہ کا مخاطب سمجھتے تھے اور جنہوں نے علیحدہ جماعت قائم کر لی ہوئی تھی وہ اس نئے میں ہماری جماعت کے لوگوں کے پاس گئے اور ان میں سے بعض کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ ہماری مسجد چھوڑ کر نمازوں کے لئے کوئی علیحدہ انتظام کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا اور ہمارے دوستوں نے نہایت فراخ دلی سے

ان کو وہیں نمازیں پڑھنے کی اجازت دیدی۔ علیحدہ علیحدہ وقت مقرر کر کے فریقین کچھ عرصہ تک وہیں نمازیں پڑھتے رہے۔ لیکن بعض لوگوں کی فطرت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ جو ہاتھ کھلاتا ہے اس کو کاٹتے ہیں۔ چنانچہ مخالفین کو اب شرارت کی سوجھی اور ایک روز جبکہ ہمارے امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے آکر ان کو بے تحاشہ پیٹنا شروع کر دیا اور گھسیٹ کر ایک طرف پھینک دیا۔ معاملہ پولیس میں گیا۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ اس کے بعد یہ خبر شہر کے حاکم کے پاس پہنچی تو اس نے قیام امن کے خیال سے مسجد کو تالا لگوا دیا اور فریقین سے کہا کہ عدالت سے اس مسجد کے حق ملکیت کا فیصلہ کرا لو گے تو پھر مسجد کھولی جائے گی۔

کچھ عرصہ کے بعد فریق مخالف نے ہماری جماعت کے بعض اصحاب کے خلاف مقدمہ کیا لیکن وہ مقدمہ پوری طرح فیصل ہونے سے پہلے خارج ہو گیا۔ اور ہم کو پندرہ گنی خرچہ ملا۔

پھر کچھ مدت کے بعد مخالفین نے اس بات کو اٹھایا لیکن اب کی دفعہ اس کی جماعت کے افراد کی بجائے نائیجیریا برانچ آف دی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبروں پر مقدمہ کیا گیا۔ اس مقدمہ میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ مدعیان نے اپنے عقائد میں تبدیلی کر لی ہے اس لئے ان کی مسجد جو خاص ان کی جماعت کے عقائد رکھنے والوں کے لئے بنی تھی ان کو نہیں مل سکتی۔ یہ مسجد ان لوگوں کو ملنی چاہیئے جو ابھی تک دامان خلافت سے وابستہ ہیں۔

مدعیان نے اس فیصلہ کے خلاف مغربی افریقہ کی سب سے بڑی عدالت ”ویسٹ افریقن کورٹ آف اپیل“ میں اپیل دائر کی۔ یہی وہ اپیل ہے جس کے متعلق احباب سے دعا کی درخواست کی جاتی تھی۔ الحمد للہ کہ اب وہ اپیل خارج کر دی گئی ہے اور فریق مخالف اپنا سا منہ لے کر رہ گیا ہے۔

اِنّی مُھِینٌ مَن اَرادَ اِھانتک کا نظارہ

فریق مخالف کے صدر خود وکیل ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سپریم کورٹ میں اس مقدمہ کی خود وکالت کرنے کی کوشش کی مگر وہاں کے جج صاحب نے اجازت نہ دی۔ جب مقدمہ ان کے حق میں فیصل نہ ہوا تو دیگر امور کے علاوہ ان کو اس بات کا بھی خیال تھا کہ اگر وہ خود وکالت کرتے تو یقیناً مقدمہ جیت لیتے۔ اس خیال سے اب جبکہ مقدمہ اپیل کی عدالت میں پہنچا تو پھر انہوں نے کوشش کی کہ ان کو وکالت کرنے کی اجازت مل جائے۔

جج صاحبان نے اس بات کے مدنظر کہ اس طرح مقدمہ کے تمام حسن و قبح پوری طرح سے نمایاں ہو سکیں گے اور صحیح فیصلہ پر پہنچنے کے لئے آسانی رہے گی ان کو وکالت کی اجازت دیدی۔ ان کا نام جبرل مارٹن ہے۔ اجازت حاصل کرنے پر جبرل مارٹن صاحب اتنے خوش ہوئے کہ عدالت ہی کے کمرے میں ہمارے ایک دوست سے تمسخر کرتے ہوئے کہنے لگے جاؤ اب میرے خلاف دعائیں کرو۔ اب تو مجھے وکالت کی اجازت مل گئی ہے۔

لیکن ان کو معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذلت کے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ اگر ان کی جگہ کوئی دوسرا وکیل ہوتا تو اس کی کسی غلط بات یا بودی دلیل کے متعلق یہ کہا جا سکتا تھا کہ اس نے مقدمہ کو اچھی طرح سمجھا نہیں۔ لیکن مسٹر مارٹن کے متعلق تو یہ گمان نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ مقدمہ کو سمجھے نہیں ہوں گے۔

ججوں کی مسٹر مارٹن سے ناراضگی

پہلے روز جب مسٹر مارٹن نے اپنا بیان شروع کیا تو انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ چونکہ انہوں نے اپنے قواعد و ضوابط کو قانونی اصول کے مطابق تبدیل کر لیا تھا اس لئے ان کا خلیفہ سے قطع تعلق کسی رنگ میں ان پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ وہ اس ایک بات کو بار بار پیش کر رہے تھے کہ ایک جج صاحب نے کہا کہ اچھا قواعد و ضوابط کی رو سے جب تم نے خلیفہ سے قطع تعلق نہیں کیا تو پھر نیا مسیح موعود کسے بنایا ہے۔ نئے قواعد و ضوابط کی رو سے مسیح موعود کا عہدہ کس کو دیا ہے۔ یہ سن کر مسٹر مارٹن کچھ اپنے کھسیانے ہوئے اور حاضرین عدالت کچھ اس طرح کھل کھلا کر ہنسے کہ مارٹن صاحب کا جواب بیچ ہی میں رہ گیا۔

اس روز تقریباً تین چار دفعہ جج صاحبان نے مارٹن صاحب سے کہا کہ اگر کوئی کام کی بات ہے تو کہو ورنہ عدالت کا وقت نہ ضائع کرو۔ مارٹن صاحب بار بار کہیں کہ نہیں صاحب جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ اس مقدمہ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن جج صاحبان زیادہ دیر اس بے ربط کہانی کو نہ سن سکے اور آخر عدالت کے توضیع اوقات پر مختصر سی تقریر کر کے مسٹر مارٹن کو حکم دیا کہ اب وہ تشریف رکھیں۔

دوسرے دن پھر مارٹن صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے ایک کہانی سنانی شروع کر دی۔ کہانی کے لفظ سے یاد آگیا کہ ایک جج صاحب کے سوال کے جواب میں مارٹن صاحب نے کہانی ہی کا لفظ استعمال کیا۔ کہنے لگے جناب یہ داستان یہ کہانی طویل ہے۔ جج صاحبان تو پہلے ہی آکتائے بیٹھے تھے انہوں نے جلدی سے ان سے کہا کہ یہ آکتا دینے والی بات کی ضرورت نہیں یہاں کسی طویل کہانی کی ضرورت نہیں ہے“ اور مارٹن صاحب نے ایک دفعہ پھر محسوس کیا کہ یہ دن ان کے لئے خفت ہی کا دن تھا۔

ایک جج صاحب کا ایک اور سوال اور مارٹن صاحب کا جواب بھی قابل ذکر ہے۔ جج صاحب نے پوچھا ”کیا تم قادیان والوں کے ساتھ شامل ہوئے تھے یا لاہور والوں کے ساتھ“؟ مارٹن صاحب کہنے لگے ہماری دونوں ہی سے خط و کتابت تھی۔ جج صاحب نے پھر کہا ”نہیں یہ بتاؤ کیا تم نے لاہور والوں سے تعلق پیدا کیا تھا؟ یعنی بیعت کا؟“

مارٹن :۔ ”ہاں ہاں ہمارا ان سے بھی تعلق تھا ہم ان سے کتابیں خرید کرتے تھے اور قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بھی تو لاہور والوں ہی نے کیا ہوا ہے۔ اس پر حاضرین عدالت کو جو لطف آیا اس کا بیان مشکل ہے۔ جج صاحبان اور دیگر تمام اصحاب ایک دفعہ پھر کھل کھلا کر ہنس پڑے اور مارٹن صاحب کھسیانے سے ہو کر رہ گئے۔

الغرض عدالت میں جو کچھ مارٹن صاحب کے ساتھ ہوا وہ اِنّی مُھِینٌ مَن اَرادَ اِھانتک کا نہایت ہی ایمان افروز نظارہ تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کامیابی کو دیگر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین ؎

سیکرٹریان تبلیغ حلقہ جات جماعت احمدیہ لاہور

سال نو میں سے پہلا ماہ اب ختم ہوا ہے۔ اس لئے تمام سیکرٹریان تبلیغ حلقہ جات جماعت احمدیہ لاہور سے معروض ہوں کہ اپنے اپنے حلقہ کی ماہ مئی کی تبلیغی رپورٹ اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک مجھے بھیج دیں۔ میں خود بھی ہر حلقہ میں دورہ کر رہا ہوں مگر ممکن ہے بعض حلقوں میں وقت کے اندر نہ پہنچ سکوں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ملتمس ہوں کہ آپ میری آمد کا انتظار کئے بغیر اپنی اپنی رپورٹ مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ ڈاک یا کسی کے ہاتھ ارسال فرمائیں۔

رپورٹ اس طرح ہو

نمبر شمار / نام افراد جنہوں نے تبلیغ کی / تعداد جن کو تبلیغ کی / زبانی / بذریعہ لٹریچر

سلطان محمود شاہد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور
تعلیم الاسلام کالج لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) عزیز رشید علی ابن ہادی علی خاں رامپور نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(۲) میرا لڑکا شیخ جمیل احمد رشید بی۔ اے اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

بیگم شیخ مسعود احمد رشید سپرنٹنڈنگ انجینئر واپڈا لاہور

اذکروا موتاکم بالخیر

انڈونیشیا کے دو مخلص احمدیوں کی وفات

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

(۱) برادرم کوما و برادرم محمد یوسف صاحبان

بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء عین اس وقت جبکہ میں بخار میں مبتلا تھا۔ برادرم ماسٹر امیر الدین صاحب امیر جماعت تابنگ تنگی (سماٹرا) کا مکتوب مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۸ء مجھے موصول ہوا۔ خط دیکھ کر تو مجھے خوشی ہوئی۔ مگر جب پڑھا۔ تو بہت صدمہ ہوا کیونکہ اس میں ہمارے کئی دوستوں کی فوتیدگی کی خبر درج تھی خصوصاً برادرم کوما صاحب کی موت کی خبر پڑھکر تو بے اختیار آنسو ٹپک پڑے اور ایک خاص لمبے وقت تک ٹپکتے رہے۔ میں نے اسی حالت میں انکے لئے دعائیں کیں اور بار بار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

برادرم موصوف اور برادرم محمد یوسف صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص تھے "راجہ سکول" جو وہاں کا سب سے بڑا اسکول ہے، سند یافتہ تھے پھر ان کی روشن دماغی اور ذاتی مطالعہ نے تو ان کے علم میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔ اور جب وہ احمدی ہو گئے تو مذہبی تعلیم میں بھی دوسرے لوگوں کی نسبت گویا سبقت لے گئے۔ بڑے سعید، سلیم الفطرت اور مخلص انسان تھے میں ان کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور چونکہ ان کا مجھ سے محبت و پیار کا ایک گہرا تعلق تھا۔ اس لئے ان کی وفات سے مجھے صدمہ بھی بہت ہوا ہے۔

علاقہ میدان میں تبلیغ احمدیت

۱۹۳۴ء کے شروع میں ایک تبلیغی پروگرام کے ماتحت میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہ میدان کے علاقہ میں جو سماٹرا کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ تبلیغی کام شروع کیا جاوے گا کیونکہ سماٹرا میں حکومت کا مرکز میدان میں ہی تھا۔ چنانچہ اس ارادہ کے ماتحت ہی اپریل کے آخر میں میدان روانہ ہو گیا۔ میرے جانے سے قبل وہاں میری آمد کی اطلاع پہنچ چکی تھی اور علماء نے عام مجالس میں یہ اعلان کیا ہوا تھا۔ کہ یہاں چند دن تک دجال آنے والا ہے۔ وہ یہاں آکر بڑی مسجد بنوائے گا۔ اور بڑا فتنہ برپا کریگا۔ اسکے قریب نہ جانا۔ اس سے بات چیت نہ کرنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

چونکہ عام مسلمانوں کے خیال میں تو دجال کا یہ نقشہ بیٹھا ہوا تھا۔ کہ وہ بڑا قد آور ہو گا۔ اور کانا ہو گا۔ اس کے داہنے جنت اور بائیں دوزخ ہو گا۔ اور ایک بڑے گدھے پر سوار ہو گا وغیرہ اس لئے جب میں وہاں پہنچا تو کسی کو یقین بھی نہ آیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کے متعلق علماء نے شور مچا رکھا ہے۔ کیونکہ نہ ہی میں عظیم الجثہ تھا اور نہ ہی خدا کے فضل سے میری کوئی آنکھ پھوٹی ہوئی تھی اور نہ ہی دوسری علامات تھیں۔

سب سے پہلے میں ایک غیر احمدی دوست "لبطاجی" نام کے گھر ٹھہرا۔ یہ دوست برادرم مولوی محمد طاہر صاحب سماٹرا کے چچا زاد بھائی تھے۔ اچھے ملنسار تھے۔ میدان کو روانہ ہونے سے قبل یہ پاڈنگ آئے اور کسی دوسری جگہ رات گذارنے کا موقع نہ ملا تو ہمارے دار التبلیغ میں آ گئے اور آٹھ دس دن تک ہمارے ہاں قیام کیا۔ اس طرح ان سے اچھے تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ اور جب یہ ہاں سے رخصت ہوئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ میدان میں تبلیغ احمدیت کی سخت ضرورت ہے آپ وہاں ضرور تشریف لاویں۔ میں پہلے ہی تیار تھا۔ میں نے وعدہ کیا کہ میں انشاء اللہ وہاں جلد ہی آنے والا ہوں اور اسی کی اطلاع کی بنا پر علماء نے جلسوں میں ہر جگہ میرے متعلق اعلان کر دیا ہوا تھا۔

میدان میں دار التبلیغ

سونے سے قبل مجھے برادرم لبطاجی صاحب نے کہا کہ آپ بتائیں کہ آپ کا سب سے زیادہ ضروری اور اہم کام کون ہے تاکہ اسے جلد مکمل کیا جاوے میں نے کہا آپ سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ میرے لئے کوئی مکان تلاش کریں۔ ورنہ جب میری آمد کا لوگوں کو علم ہو گیا تو پھر مکان ملنا مشکل ہو جائیگا انہوں نے دوڑ دھوپ کر کے دوسرے دن ہی ایک مکان ۰۵، ۱۲ یعنی قریباً -/۱۸ روپے کرایہ پر لے لیا اور معاہدہ لکھا لیا گیا۔ کہ چھ ماہ تک ہمیں مکان سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جائے گا میں نے دوسری رات ہی اپنا سامان وہاں بھجوا دیا اور اپنا قفل لگا دیا۔ تیسرے دن صبح کو برادرم "لبطاجی" صاحب نے میرے کہنے پر ایک شخص مسمی "منصور" صاحب کو بلایا کہ وہ بورڈ لکھ دیں اس خیال سے کہ میرا کام بھی میری مرضی کے مطابق ہو اور میں منصور صاحب کو تھوڑا سا تبلیغ بھی کر سکوں۔ میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ بورڈ میرے سامنے میرے گھر میں ہی لکھا جائے چنانچہ منصور صاحب نے ایک دن میں وہ کام میرے گھر میں ہی مکمل کرا دیا۔ مگر ساتھ ہی میں نے انہیں تبلیغ بھی بہت اچھی طرح کی تھی۔ وہ احمدی ہو گئے اور اخلاص کا بڑا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ لوگوں کے ورغلانے پر ان کی بیوی طلاق لے لی۔ مگر پھر سمجھ گئی اور رجوع کر لیا ایک دفعہ وہ مسجد میں عصر کی نماز پڑھ رہے تھے دو رکعت ادا کر چکے تھے کہ ایک مخالف نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا وہ ۱۹۴۲ء کے آخر میں فوت ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوتھی رات اور جماعت کی بنیاد

تیسری رات تو یونہی گذری۔ سوائے لبطاجی صاحب اور ان کے گھر کے بعض افراد کے اور کوئی نہ آیا تیسرے دن میں نے اپنے مکان پر جو Frederik Hendrik سٹریٹ نمبر ۱۲ میں تھا بورڈ لٹکوا دیا۔ اس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

Mohammad Sadiq H.A

Oetoesan Ahmadiyah

Medan

لفظ Oetoesan کا تلفظ "اُتُوْسَن" ہے جس کے معنے مبلغ اور مشنری کے ہیں اس کے ساتھ اسی دن ہی میں نے ایک روزنامہ Geureda Deli اور دوسرا روزنامہ Sinar ... میں اپنے آنے کی اطلاع مختصر الفاظ میں شائع کر کے نیچے اپنا نام دے دیا۔ پھر کیا تھا۔ لوگ جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ پہلا ہفتہ مجھے بمشکل رات کو دو تین گھنٹے سونے کا موقعہ ملتا۔ بلکہ بعض راتوں کو تو عشاء سے لے کر صبح تک ایک منٹ بھی نہ سو سکا۔ جب چوتھی رات آئی تو لبطاجی صاحب کے ایک دوست کی ساس فوت ہو گئی۔ اظہار ہمدردی کے لئے مجھے وہاں جانا تھا تجہیز و تکفین اور تدفین تو عصر کے قریب مکمل ہو چکی تھی۔ رات کو وہاں کی عادت کے مطابق لوگ بمع امام الصلوٰۃ کے تہلیل کے لئے جمع تھے، اور کھانا تیار تھا۔ میں نے گھر کے منتظم صاحب سے "لبطاجی" صاحب کے ذریعہ ملاقات کی۔ ان کا نام حسین صاحب تھا۔ اظہار افسوس کے بعد انہیں میں نے بغیر تکلف کے کہہ دیا۔ کہ میں تو ایسے کھانے اور ایسی تہلیل کا جو کھانے پر پڑھی جائے قائل نہیں۔ اس لئے میں ان لوگوں کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا۔ آپ غصہ نہ کریں۔ کیونکہ ہر ایک کا اپنا اپنا خیال اور عقیدہ ہوتا ہے۔ انہوں نے بھی نہایت بے تکلفی اور صفائی سے کہا کہ آپ سامنے کے مکان میں بیٹھے جائیں۔ اور وہاں بیٹھیں۔ مجھے آپ کے آنے کی خوشی ہے اور اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے سامنے کے مکان کے برآمدہ میں ایک کرسی پر بٹھا دیا اور لیمپ مکان میں رہا کہ اپنے ہم وطن برادرم مومن عبد الغفور صاحب کو جو نہایت سلیم الفطرت اور نیک معلوم ہوتے تھے میرے پاس بیٹھنے کے لئے بھیج دیا شروع میں انہیں تمام حالات بتاتا رہا۔ پھر سماٹرا آنے کی غرض بتائی۔ اور درخواست کی کہ اگر آپ نے کوئی مذہبی مسئلہ دریافت کرنا ہو تو بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں تو علماء کے فتووں سے بڑا ڈرا ہوا ہوں۔ ذرا کوئی بات پوچھتا ہوں تو جواب سے پہلے کفر کا فتویٰ لگ جاتا ہے اس لئے مذہب سے بیزار ہو چکا ہوں۔ میں ان کی مرض کو سمجھ گیا اور میں نے انہیں ایک لمبی چوڑی نصیحت کی جس میں ہمدردی اور خیرخواہی کا رنگ تھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ بیشک مجھ سے ہر قسم کا سوال کریں۔ تسلی نہ ہو تو بار بار پوچھیں۔ میں آپ پر کوئی فتویٰ نہ لگاؤں گا۔ اور نہ ہی آپ کے متعلق کوئی میری طرف سے بری تشہیر ہو گی اس پر انہوں نے بہت سے سوالات پیش کئے جن کے جواب دیئے گئے اور خدا کے فضل سے ان پر اتنا اثر ہوا کہ پہلے تو وہ دہریہ تھے۔ مگر اسی رات وہ خدا پر ایمان لے آئے۔ اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ جب لوگ تہلیل ختم کر کے چلے گئے صرف امام اور چند رشتہ دار باقی رہ گئے۔ تو حسین صاحب نے مجھے اپنے مکان پر بلا لیا اور وہاں مختلف مرد اور عورتیں موجود تھے۔ ہمہ تن ہو کر میری باتیں سننے لگے۔ آخر برادرم مومن عبد الغفور صاحب نے کہا کہ میرے گاؤں ... میں میرے کئی دوست دہریہ ہیں۔ آپ صبح سویرے کی گاڑی پر سوار ہو کر وہاں تشریف لے آئیں۔ میں اسٹیشن پر پہنچ جاؤں گا۔ میں نے وعدہ کر لیا بہت اچھا۔ اس پر ہماری وہ مجلس برخاست ہوئی۔ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا واپس جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ایک شخص کی موت کئی انسانوں کی روحانی زندگی کا موجب بن گئی

صبح سویرے ایک سائیکل سوار میرے گھر پہنچا اور اس نے اطلاع دی کہ "پولو برایان" کے دوست خود شام کو میدان آپ کے مکان پر آ جائیں گے آپ خود نہ آئیں۔ دن کو بہت سے اور لوگ آتے رہے اور تبلیغ ہوتی رہی شام کے بعد برادرم مومن عبد الغفور صاحب اپنی اہلیہ مسماۃ روحانی اور ۹-۱۰ اور دوستوں کے ہمراہ میرے مکان پر پہنچ گئے یہ وہ رات کیا تھی وہ ایک تبلیغی رات تھی۔ جس میں ایک منٹ سونے کا موقع کسی کو بھی نہ ملا۔ مگر وہی رات تھی جس میں ۱۱ آدمی یکدم احمدی ہو گئے اور احمدیت سے ایسا اخلاص کا تعلق قائم کیا جو واقعی قابل رشک تھا اور وہی رات تھی جس کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ میدان کے علاقہ میں احمدیت کی بنیاد کا باعث بنی۔ اس کے بعد احمدیت کا اثر ...

نئے مکانات کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپے کی منظوری

حکومت پاکستان کو کم تنخواہ والے عملے سے انتہائی ہمدردی ہے

کراچی کی پوسٹ مینوں اور چھوٹی تنخواہ والے عملہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے مطالبات پندرہ دن کے اندر اندر منظور نہ کئے گئے تو وہ ہڑتال کر دیں گے انہوں نے [illegible] کیا ہے کہ انہیں تنخواہ کمیشن کی سفارش کردہ تنخواہ سے زیادہ دی جائے اور مطالبہ کیا کہ سارے عارضی عملہ کو مستقل کر دیا جائے نیز مکان نہ مل سکنے کی بھی شکایت کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کو کم تنخواہ والے عملہ سے انتہائی ہمدردی ہے۔ اور اس نے ان کے مطالبہ پر ہمیشہ خاص ہمدردی کے ساتھ غور کیا ہے لیکن ان کا یہ مطالبہ منصفانہ نہیں کہ انہیں تنخواہ کمیشن کی سفارش کردہ تنخواہ سے زیادہ اجرت دی جائے اب حکومت پاکستان نے کم تنخواہ والے عملہ کے لئے جو معاوضہ منظور کیا ہے وہ نہ صرف اس معاوضہ سے زیادہ ہے جو انہیں اس وقت مل رہا ہے۔ بلکہ اس معاوضہ سے بھی زیادہ ہے جو ہندوستانی تنخواہ کمیشن کی سفارشات کے مطابق ہندوستان میں ڈاک و تار کے عملے کو دیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان نے اپنے محدود وسائل کے باوجود کم تنخواہ والے عملہ سے فیاضانہ برتاؤ کیا ہے اور اسے ایسی تنخواہ دے دی جو گذشتہ کی تنخواہ سے زیادہ ہے۔ دوسرے ملازمین کے مقابلہ میں ڈاک و تار کے ملازمین سے مختلف برتاؤ نہیں کیا۔ اور ان کے لئے جو اسکیلیں منظور کئے گئے ہیں وہ حکومت کے ان دوسرے ملازمین کے اسکیلوں سے مختلف نہیں جو اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔ ڈاک اور تار کا محکمہ ایک تجارتی محکمہ ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مصارف اپنی آمدنی کے ذریعے پورا کرے کم تنخواہ والے عملہ کے نئے تنخواہ کی اسکیلوں کو بڑھانے پر اس اصول کو بھی ترک کر دیا گیا اگر حکومت پاکستان تنخواہ کے نئے اسکیل منظور نہ کرتی تو اس محکمہ کو چودہ لاکھ روپیہ کی بچت ہوتی۔ لیکن تنخواہ کے نئے اسکیلوں کے نفاذ کی وجہ سے محکمہ ڈاک و تار کے مصارف میں ۴۶ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہو گیا اور اس طرح محکمہ مذکور کی بچت ۳۲ لاکھ روپیہ کے خسارہ میں تبدیل ہو گئی۔ اور اس خسارہ کا ایک حصہ عمومی سرکاری آمدنی میں سے پورا کرنا پڑیگا۔ پس ڈاک و تار کے عملہ کے یہ مطالبات معقول نہیں ہیں اور ان کی وجہ سے مصارف میں مزید تیس لاکھ روپیہ کا اضافہ ہو جائے گا۔

جہاں تک کراچی میں مکانوں کی قلت کا تعلق ہے وہ سب کو معلوم ہے اور اس کی وجہ سے ہر درجہ کے سرکاری ملازموں کو تکلیف ہو رہی ہے محکمہ نے تمام ملازمین کے لئے مکانات مہیا کرنے کی ذمہ داری کبھی قبول نہیں کی۔ لیکن موجودہ حالات میں جو دشواریاں پیش آ رہی ہیں انہیں معلوم کر کے اور ان کا احساس کر کے محکمہ ڈاک و تار نے ڈھاکہ میں مکانات کی تعمیر کے لئے ۱۹ لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے اور کراچی میں خصوصی الاٹمنٹ کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ مکانات کی قلت کا علاج نئے مکان بنانا ہے اور مرکزی حکومت نے آئندہ سال میں نئے مکانات کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کی رقم منظور کی ہے۔

جنگ کے دوران میں جو عملہ بھرتی کیا گیا تھا اسے مستقل بنانے کی ضمانت نہیں دی گئی تھی۔ بر خلاف اس کے ان لوگوں کی شرائط ملازمت میں یہ امر بھی شامل ہے کہ انہیں ایک مہینہ کا نوٹس دے کر علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس معاملہ میں بھی حکومت پاکستان نے فیاضی کا ثبوت دیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے ان تمام آدمیوں کو جذب کر لیا جائے جنہوں نے پاکستان کی ملازمت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے پاکستان کے قیام پر نئی جو عارضی اسامیاں منظور کی گئی تھیں۔ انہیں مستقل نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ ہر وزارت اور محکمہ کی حیثیت نئی تھی اور احتیاط کے ساتھ جانچ پڑتال کرنی تھی۔ لیکن اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ منظور شدہ اسامیوں میں سے ۷۰ فیصدی اسامیاں مستقل کر دی جائیں اور عارضی عملہ کے آدمی بہت جلد ان مستقل اسامیوں پر مستقل کر دئیے جائیں۔ اس معاملہ میں بھی ڈاک و تار کے عملہ کے لئے کسی خاص شکایت کا موقعہ نہیں۔ کیونکہ ان سے وہی برتاؤ کیا جا رہا ہے جیسا دوسرے سرکاری ملازموں سے کیا جاتا ہے۔

اعلان نکاح

عبد الستار خانصاحب ابن عبد الجبار خانصاحب کا نکاح حکمت اللہ صاحبہ بنت مرزا نذیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مولوی عبد المغنی صاحب نے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر جہلم میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

نوٹ: ۲۰ مئی کے الفضل میں لڑکی کے والد کا نام غلط شائع ہو گیا تھا۔ اس لئے اعلان دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

خاکسار عبد الستار خان صاحب در عبد اللہ [illegible] مرکز دعا

اقوال و افکار

"اس میں شک نہیں کہ ہم نے بہت کچھ کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن اگر ہمیں ایسی عظیم اور ترقی یافتہ مملکت بنانا ہے جو ہمارے محبوب قائد اعظم کے ہمیشہ پیش نظر تھی تو ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ میں اپنے اہل وطن سے عرض کروں گا کہ وہ قائد اعظم کے الفاظ "اتحاد ضبط و نظم اور یقین محکم" کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں انہی اوصاف کی وجہ سے ہمیں پاکستان حاصل ہوا اور اگر ہم اس نصیحت پر عمل کرتے رہے تو انشاء اللہ ہم وہ سب کچھ حاصل کر سکیں گے جس کی ہمیں تمنا ہے"

(وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خان ۱۸ مئی کو نمائندگان جرائد سے ملاقات)

"پاکستان کے لئے اسلامی ممالک میں بہت بڑا جذبہ اخوت پایا جاتا ہے۔ یہ ممالک منتظر ہیں کہ پاکستان اسلام اور انسانیت کی خدمت کرے۔ جو اس کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ پچھلے اٹھارہ ماہ میں پاکستان نے عظیم الشان ترقی کی ہے۔ اور جس طرح پیش آنے والی مشکلات کو حل کیا ہے وہ تمام دنیا کے لئے موجب حیرت ہے"

(وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خان ۱۸ مئی کراچی میں نمائندگان جرائد سے ملاقات)

"مجھ سے ان ممالک کے رہنماؤں نے جن کا میں نے دورہ کیا، ایک سے زیادہ مدبروں نے کہا کہ پاکستان کی کامیابی معجزہ سے کم نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ کامیابی صرف میرے اہل وطن کی قربانی۔ حوصلہ اور جذبہ ایثار کی وجہ سے ہے انہی لوگوں کی وجہ سے پاکستان مستقبل میں شاندار کارنامے سر انجام دے گا۔ جب کہ وہ اس وقت انجام دے رہا ہے"

(وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خان ۱۸ مئی کو نمائندگان جرائد سے ملاقات)

"قائد اعظم کے یہ الفاظ آسٹریلیا کے باشندوں کو یاد ہیں کہ پاکستان دنیا کی مظلوم اور پس ماندہ اقوام کی مادی و اخلاقی امداد اور اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کی حمایت سے کبھی پہلو تہی نہیں کرے گا۔ ہم نے اپنے وزیر خارجہ کی حکمت اور بصیرت رساں قیادت میں اپنے اس وعدہ کو پورا کیا ہے جو ہم نے مجلس اقوام متحدہ کے کاموں میں سرگرم حصہ لینے کے لئے کیا تھا۔ اس کام کی انجام دہی میں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کے جوہر دیکھنے کا بھی پورا موقعہ ملا ہے اور مجھے ان کی دوستی کا بھی فخر حاصل ہے"

(ہز ایکسی لینسی مسٹر جان ایجرٹن اولڈھم ہائی کمشنر آسٹریلیا متعینہ پاکستان۔ ۱۸ مئی کو نمائندگان جرائد سے گفتگو)

"قائد اعظم محمد علی جناح ایک زبردست رہنما تھے۔ اب وزیر اعظم پاکستان کی دانشمندانہ اور پختہ کارانہ قیادت میں پاکستان کی بنیاد مستحکم ہو گئی ہے۔ میں وزیر اعظم پاکستان کے ان الفاظ سے بہت متاثر ہوا (جو انہوں نے حال ہی میں قاہرہ میں کہے تھے) کہ پاکستان اقتصادی اور روحانی ترقی کا تجربہ کر رہا ہے۔ آسٹریلیا میں ہم نے اپنے قومی مقاصد کو انہی دو بنیادوں پر قائم کیا ہے"

(ہز ایکسی لینسی مسٹر جان ایجرٹن اولڈھم ہائی کمشنر آسٹریلیا متعینہ پاکستان ۱۸ مئی کو نمائندگان جرائد سے گفتگو)

تاجر و صناع احباب کیلئے نادر موقع

جملہ تاجر و صناع احباب کی خوشخبری کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق ایک تجارتی و صنعتی ایوان بنام دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی تشکیل کی گئی ہے۔ اور اسے گورنمنٹ آف پاکستان سے رجسٹرڈ کرایا گیا ہے۔

اس ایوان کا مقصد یہ ہے کہ جملہ تاجر و صناع احباب کی ترقی و بہبود کی ہر ممکن کوشش کرنا۔ ان کے حقوق و مفادات کی حفاظت کرنا اور ان کو تجارت و صنعت میں قانونی رہنمائی بہم پہنچانا۔ صنعتی ترقی کے لئے مالی امداد بہم پہنچانے کے ذرائع اختیار کرنا وغیرہ وغیرہ۔

تاجر و صناع احباب کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے کہ وہ ایوان ہذا میں حسب منشاء حضور اقدس جلد از جلد شامل ہو کر اپنی تجارت و صنعت کو فروغ دیں۔ مزید تفصیلات دفتر پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری واقع زرین ملیس (سابقہ جانکی داس بلڈنگ) پہلی منزل دی مال لاہور سے حاصل کریں۔

بشارت حیات تعلیم فضل سیکرٹری
دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

نقل وحمل کی مشاورتی کونسل قائم کرنیکا فیصلہ

کراچی ۳۰ مئی۔ سڑکوں کے وسائل نقل وحمل کی کانفرنس جو وزارت مواصلات نے کراچی میں طلب کی تھی۔ دو روزہ اجلاس کے بعد آج ختم ہو گئی۔

کانفرنس نے کثیر التعداد مسائل پر غور کیا۔ اور ان میں سے اکثر کے متعلق متفقہ فیصلے کئے۔ قرار پایا کہ نقل وحمل کی ایک مشاورتی کونسل قائم کی جائے۔ جس میں مرکزی صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے نمائندے شامل ہوں۔ یہ کونسل نقل وحمل کے ایک مربوط انتظام کی تشکیل سے متعلق پالیسی وضع کرنے اور اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے مناسب تدابیر اختیار کرنے کے لئے سفارشات پیش کرے گی۔ مشرقی بنگال کی آبی شاہراہوں کا خاص مسئلہ بھی اس کونسل کے دائرہ عمل میں شامل ہے۔ پاکستان روڈ کانفرنس کے نام سے ایک غیر سرکاری ادارہ بھی قائم کیا جائے گا۔ مرکز اور صوبے اس ادارہ کے قیام میں مدد دیں گے۔ تمام وہ انجمنیں اور سوسائٹیاں جن کا تعلق سڑک کی ترقی سے ہے۔ اس ادارے کی رکن بن سکیں گی۔ غرض یہ ماہرین خصوصی کا ایک بورڈ ہو گا۔ جو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو فنی امور میں مشورہ دے گا۔

موٹر گاڑیوں، بیٹریوں، ٹائروں، ٹیوبوں اور فالتو پرزوں کی تقسیم اور ان کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کے سوال پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ اس قسم کے کنٹرول عائد کرنے اور انہیں جاری رکھنے کی ضرورت نہیں البتہ امریکہ سے آنے والے فالتو پرزوں پر کنٹرول جاری رہے گا۔ اور اس مسئلہ پر وقتاً فوقتاً غور ہوتا رہے گا۔

کانفرنس نے سڑکوں کا ایک فنڈ قائم کرنے کی بھی سفارش کی۔ تاکہ ۲½ آنہ فی گیلن اس زائد محصول کو جو آج کل پٹرول پر لگایا جاتا ہے کام میں لایا جائے۔ اس کے علاوہ اس امر پر بھی بحث کی گئی۔ کہ اس زائد محصول سے جو آمدنی ہوتی ہے۔ اسے کن اصولوں پر صوبوں میں تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں بعض سفارشات منظور کی گئیں۔

سڑکوں کے وسائل نقل وحمل کو قومی بنانے کے مسئلہ پر نہایت دلچسپ بحث ہوئی۔ عام رائے یہ تھی۔ کہ وسائل مذکور کو بتدریج قومی بنایا جائے۔ چنانچہ قرار پایا کہ ہر صوبہ میں کچھ راستوں کو فی الفور جو باقی راستوں کو آئندہ مناسب مدت میں قومی بنا دیا جائے۔

سڑک اور ریل کے وسائل کے درمیان ارتباط پیدا کرنے کے مسئلہ پر بھی بحث کی گئی۔ صوبائی نمائندوں نے اس سے اتفاق کیا کہ ریلوں کا مقابلہ کرنے سے احتراز کیا جائے۔ اور اس امکان کے انسداد کے لئے تجاویز پیش کی گئیں۔ ان نمائندوں نے اس پر بھی آمادگی ظاہر کی کہ ریلوں کو ان اسکیموں میں حصہ دیا جائے جو ان سڑکوں کے قومی وسائل نقل وحمل سے متعلق رکھتی ہیں۔ جو ریلوے لائنوں کے متوازی واقع ہیں۔ چونکہ ان مسائل کے قطعی فیصلے نہیں ہو سکے۔ کہ آیا ریلوں کو کتنے فی صدی منافع اور کتنا حصہ دیا جائے۔ آیا سڑک کے قومی وسائل نقل وحمل کے انتظام میں انہیں شریک کیا جائے۔ اس لئے یہ فیصلہ طے پایا۔ کہ مرکز اور صوبے ان مسائل کے متعلق مزید گفت وشنید جاری رکھیں۔

ایک اور مسئلہ جس پر صوبوں اور ریاستوں نے پورا پورا اتفاق رائے کیا یہ تھا کہ سڑک کے وسائل نقل وحمل کو معیاری بنانے کی تدابیر کی جائیں۔ خواہ یہ مسائل قومی ہوں یا نجی۔ مرکز سے یہ سفارش بھی کی گئی۔ کہ وہ کانفرنس کی بعض سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری قوانین بنائے۔

عراقی طلباء ترکی جائیں گے

بغداد ۳۰ مئی۔ عراق کے طبی تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کی ایک جماعت آئندہ ماہ ترکی جائیگی۔ جو ترکی کی طبی ترقیات کا معائنہ کریگی۔

خشک میووں اور پھلوں وغیرہ کی برآمد کے لئے سرٹیفکیٹ

کراچی ۳۰ مئی۔ حکومت پاکستان نے پاکستان سے برآمد کئے جانے والے خشک میووں اور دیگر پھلوں وغیرہ کے سلسلہ میں ایسے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ چیزیں بیماری کے اثرات سے پاک ہیں۔

یہ سرٹیفکیٹ پودوں کے تحفظ کے محکمہ کے افسر جاری کریں گے۔ اور سرٹیفکیٹوں کے جاری کرنے سے قبل میووں کی کھیپوں کا کراچی میں معائنہ کریں گے۔ اور انہیں جراثیم کے اثرات سے پاک کریں گے۔ اس سلسلہ میں کوئی فیس اجرت کے علاوہ جراثیم کش دوا کی اصلی لاگت وصول کی جائے گی۔

تاجروں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کے سرٹیفکیٹوں کے لئے وہ ڈیپارٹمنٹ آف پلانٹ پروٹیکشن پاکستان سکریٹریٹ کراچی کو درخواست دیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل کوائف بالتفصیل پیش کریں۔

درآمد کرنے والوں کے نام اور پتہ کھیپ کہاں سے روانہ ہوگی؟ بکسوں یا تھیلوں وغیرہ کی تعداد کیا ہے؟ اور کھیپ کس جہاز سے بھیجی جا رہی ہے۔ جو کھیپیں سرٹیفکیٹوں کے بغیر بھیجی جائیں گی۔ یا ایسے نجی اداروں کے سرٹیفکیٹوں پر بھیجی جائیں گی۔ جو سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ ممکن ہے درآمد کرنے والے ملک انہیں وصول کرنے سے انکار کر دیں۔

بین الاقوامی بنکنگ کانفرنس کے فیصلے

لاہور ۔ ۳۰ مئی :۔ سرکاری اطلاع ہے کہ لاہور میں ۲۲ اور ۲۳ اپریل کو جو بین المملکتی بنکنگ کانفرنس ہوئی تھی اس کے فیصلوں کے مطابق جن مسلمان مہاجرین کے حسابات پٹیالہ مشرقی پنجاب کے ریاستی یونین الور اور بھرت پور ہماچل پردیش اور بلاس پور کی ریاستوں کے کوآپریٹو اداروں (انجمن ہائے امداد باہمی) میں انہیں چاہیئے ۔ کہ اپنے دعاوی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز مغربی پنجاب کے پاس ۱۵ جون ۱۹۴۹ء سے پہلے پہلے درج کرائیں ۔

جن مسلمان مہاجرین کے حصے مشرقی پنجاب کے یا مذکورہ بالا ریاستوں کے کوآپریٹو اداروں میں تھے ۔ اور جو ان [illegible] کو تبدیل یا فروخت کرنا چاہتے ہیں ۔ انہیں چاہیئے ۔ کہ حصوں کی مکمل تفصیل کے ساتھ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کو اس بارے میں ۱۵ جون ۱۹۴۹ء تک درخواستیں بھیجیں ۔

یاد رہے کہ مشرقی پنجاب کے کوآپریٹو اداروں میں جمع شدہ حسابات کے بارے میں مہاجرین کے دعاوی فی الحال رجسٹرار صاحب درج نہیں کریں گے ابھی صرف ریاستوں کا کام شروع ہوگا ۔ حصوں یا حسابات کے متعلق حسب ذیل کوائف بہم پہنچائے جائیں ۔

(۱) دعویدار کا نام ولدیت اور قوم
(۲) سابقہ مکمل پتہ :۔
(۳) موجودہ پتہ ڈاکخانہ ضلع اور صوبہ
(۴) کوآپریٹو ادارے کا نام جہاں حساب [illegible]
(۵) حساب کا نام اور نمبر ۔
(۶) جمع شدہ رقم
(۷) ۱۵ مئی ۱۹۴۹ء تک واجب الوصول سود کی رقم
(۸) میزان
(۹) ایسے دعاوی کے متعلق دستاویزی ثبوت کی تفصیل

ڈاکٹر قریشی کے تقرر کا لبنان میں خیر مقدم

بیروت ۔ ۳۰ مئی :۔ ایک سرکاری بیان میں حکومت لبنان نے پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم ہونے اور بیروت میں ڈاکٹر قریشی کے پاکستانی وزیر مقرر ہونے کا خیر مقدم کیا ہے ۔ (استار)

ڈسپنسروں کو ملازمت کیلئے ڈپلومہ ضروری ہے

لاہور ۔ ۳۰ مئی :۔ سرکاری اطلاع ہے کہ حال ہی میں بعض ایسے امیدواروں نے مغربی پنجاب کے محکمہ میڈیکل میں ڈسپنسروں کے طور پر ملازمت حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دی ہیں ۔ جن کے پاس پاکستان ڈسپنسرز ٹریننگ سنٹر لاہور کا امتحان پاس کرنے کے سرٹیفکیٹ ہیں ۔ عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ صرف وہی ڈسپنسر محکمہ میڈیکل میں ملازم رکھے جا سکتے ہیں ۔ جن کے پاس سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی مغربی پنجاب کا منظور کردہ ڈپلومہ ہو ۔ پاکستان ڈسپنسرز ٹریننگ سنٹر کا سرٹیفکیٹ منظور شدہ نہیں ۔ اس لئے وہاں تربیت پانے والے امیدوار محکمہ میڈیکل میں ملازمت پانے کے اہل نہیں ہیں ۔

ڈسپنسروں کو تربیت دینے کے سوال پر حکومت مغربی پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی مغربی پنجاب کے مشورہ سے غور کر رہی ہے ۔ اس سلسلے میں آخری حکم نافذ نہیں ہوئے ۔ مگر انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات نے ہر ضلع کے تمام سول سرجنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ حسب معمول ہسپتالوں میں ڈسپنسروں کی ٹریننگ کا کام جاری کر دیں ۔ ایسے ٹریننگ حاصل کرنے کے خواہشمند امیدواروں کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے ضلع کے سول سرجن سے اس سلسلہ میں مفصل معلومات حاصل کریں ۔

ہندوستان تیزی سے اپنے سٹرلنگ فاضلات ختم کر رہا ہے

لندن ۔ ۳۰ مئی :۔ اطلاع ملی ہے کہ ہندوستان بجائے چار کروڑ سٹرلنگ کے جو وہ اس وقت حاصل کر رہا ہے ۶ کروڑ سٹرلنگ کے اجراء کا خواہشمند ہے ۔ بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ چاہتا ہے ۔ لیکن سٹرلنگ فاضلات سے ادائیگی کے معنی سرمایہ کو ختم کرنا ہے ۔ جب کہ ہندوستان اپنی برآمد میں اضافہ نہ کرے ۔ اور اس ضمن میں اپنی داخلی ضروریات کا خیال نہ رکھے ۔

ممکن ہے ۔ یہ اطلاعات ٹھیک نہ ہوں ۔ کہ ہندوستان نے اتنے زیادہ سٹرلنگ خرچ کر دیئے ہیں ۔ کہ اب وہ ۱۹۵۰ء ۔ ۱۹۵۱ء کے لئے مقرر کردہ سٹرلنگ کو استعمال میں لانے والا ہے ۔ لیکن صرف ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ آئندہ بارہ ماہ کے لئے جو اگلے مہینے کے اختتام میں شروع ہو رہے ہیں ۔ مقررہ رقم پر خوب غور کیا جا چکا ہے (رسٹار)

برطانیہ اور مصر میں گفت و شنید کا اجرا نہیں ہوگا

لندن ۔ ۳۰ مئی :۔ وزیر خارجہ مصر احمد خشابہ پاشا کے حالیہ دورہ لندن سے برطانیہ اور مصر میں گفت و شنید معاہدہ جو گذشتہ دو سال سے موضوع بحث بنی ہوئی ہے جاری نہیں ہوگی ۔

احمد خشابہ پاشا نے مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ سے ملنے کے لئے جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے خود ان افواہوں کو ختم کر دیا ۔ انہوں نے کہا ۔ " میں پیرس میں مسٹر بیون سے بحیثیت ایک پرانے دوست کے ملنے جا رہا ہوں ۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں ۔ اور ان کا معترف ہوں ۔ میں کسی گفت و شنید میں حصہ لئے بغیر قاہرہ واپس چلا جاؤں گا

قاہرہ کے اخبارات کے مطابق مصری وزیر یہ ہے کہ سیاسی صورت حال کا فیصلہ ہو جانے کے بعد برطانیہ سے گفت و شنید شروع ہونی چاہیئے ۔ اخبار المصری نے لکھا ہے ۔ مصر طاقتور ارباب اقتدار سمجھتے ہیں کہ اب مشرق وسطی کے لئے اشتراکی خطرہ نازک صورت اختیار کر گیا ہے ۔ اور وہ وقت آ گیا ہے ۔ کہ مصر دونوں بین الاقوامی کیمپوں میں سے کسی ایک کو پسند کر لے نامہ نگار رقمطراز ہے ۔ کہ خشابہ پاشا مشترکہ دفاع کا اصول تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں ۔ اس سے مصر کے وقار اور اس کی آزادی پر کوئی اثر نہیں پڑے [illegible] مسٹر بیون اگلے ماہ مشرق وسطی میں برطانیہ کے [illegible] نمائندوں کی ایک کانفرنس بلا رہے ہیں ۔ [illegible] اس علاقہ کی صورت حال پر غور کیا جا سکے ۔ (رائٹر)

بین الاقوامی بنک ہندوستان کو قرضہ دیگا

لندن ۔ ۳۰ مئی :۔ ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار مقیم [illegible] رقمطراز ہے کہ توقع ہے کہ بین الاقوامی بنک عنقریب ہندوستان کی حکومت کو ۲ کروڑ ڈالر کا قرضہ دیگا ۔ اس میں سے زیادہ تر رقم ہندوستان میں ریلوے پر خرچ کی جائے گی ۔ خاص طور پر انجنوں کی خریداری [illegible] توقع ہے کہ زرعی ٹریکٹر خریدنے کے لئے بھی ہندوستان کو قرضہ ملے گا ۔ (رائٹر)

تازہ دیسی گھی

تھوک ۔ ٹیلیفون نمبر ۳۴۰ ۔ پرچون

ہماری دکان ایک عرصہ سے خالص دیسی گھی کے لئے مشہور رہی ہے اور احباب یہ سن کر خوش ہونگے ۔ کہ ہم نے اپنی خدمات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع کر دیا ہے یعنی :۔

۱ ۔ گھی سیر ۔ دو سیر ۔ اور پانچ سیر کے چھوٹے مہر بند ڈبوں میں سپلائی کرنے کا انتظام کیا ہے ۔

۲ ۔ گھی ڈبوں اور مشینوں میں بھرنے سے قبل مشین کے ذریعہ امتحان کیا جاتا ہے اور صرف وہی گھی ڈبوں میں بند کیا جاتا ہے جو اس امتحان میں خالص ثابت ہو ۔

۳ ۔ ناپسند ہونے پر مال واپس لیا جائیگا ۔

۴ ۔ ٹیلیفون یا ڈاک کے آرڈر ملنے پر دکان پر یا گھر پر سپلائی کرنے کا انتظام ہے

دوکانداروں اور تھوک کے بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہیں ۔

پاکستان گھی سٹور رجسٹرڈ اکبری منڈی ۔ اکبری دروازہ لاہور

مذاکرات لوسین میں امریکہ کی پالیسی

لندن ۔ ۳۰ مئی ۔ لوسین کے ایک پیغام کے مطابق امریکہ کے وزارت خارجہ میں مشرق قریب کے سیکشن کے ڈپٹی ڈائرکٹر مسٹر ریمنڈ ہیر نے جو گذشتہ ہفتہ گفت و شنید لوسین میں امریکی وفد کے ساتھ گفتگو کرنے والے ہیں ۔ استنبول میں مسلم ممالک میں امریکی سفیروں سے مندرجہ ذیل سوالات پر صلاح مشورہ کیا ۔

(۱) کیا امریکہ عرب ممالک کو اپنا دوست اور اتحادی تصور کرے ۔ (۲) ان کو اسلحہ اور دوسرا سامان مہیا کرے (۳) کیا امریکہ کو اپنا دوست تصور کرے اور ان کو فوری معاشی اور ٹیکنیکل امداد دے تاکہ وہ جنگ کی صورت میں امریکہ کو بہم امداد دے سکیں اور (۳) اس معاشی امداد کا نظم و نسق کون کرے اور یہ کس طرح دی جائے [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] جو فیصلے کئے جائیں گے وہ لوسین کی مذاکرات میں امریکی پالیسی پر منحصر ہوں گے ۔ (رائٹر)

بون کو مغربی جرمنی کا دار الحکومت بنانے پر نکتہ چینی

بروسلز ۳۰ مئی :۔ بلجیم کے اخبارات میں اس فیصلے پر سخت نکتہ چینی کی جا رہی ہے کہ بون (BONN) کو مغربی جرمنی کا دار الحکومت بنایا جائے ۔ بلجیم کی قابض افواج کا ہیڈ کوارٹر ہے جرمن حکام اس کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ اخبارات کے تبصروں میں اس کو جرمن سیاست کی روایات سے تعبیر کیا جا رہا ہے کہ جس سے پہلے پہلے چھوٹی ریاستوں پر حملہ کیا ہے ۔ (رائٹر)